السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اس عورت کے لیے جائز ہے کہ آدھی رات کے بعد قیام اللیل (تہجد) کے لیے عشاء کے وضوسے ہی یہ نماز پڑھ لے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس عورت کو چاہیئے کہ اس عارضہ سے پہلے کی عادت پر عمل کرے۔ اسے مہینے کے شروع میں چھ دن حیض کے قرار دینے چاہئیں اوران کے لیے حیض کا حکم ہوگا، اوراس کے بعد استحاضہ ہے۔ اسے غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دینا چاہیئے اورخون کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے استحاضہ آتا ہے اورمیں پاک نہیں رہتی ہوں، توکیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، یہ ایک رگ کا خون ہے، تجھے چاہیئے کہ ان ایام کے بقدر جو تجھے پہلے حیض آتا تھا نماز چھوڑے رہ، پھر غسل کر اور نماز پڑھ۔'' (صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم، حدیث: 228۔ صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب الاستحاضة، حدیث: 306۔ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، حدیث: 333) یہ صحیح بخاری میں ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے ام حبیبہ بنت حجش رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ: ''اتنے دن رکی رہ جتنے دن کہ تجھے تیرا حیض روکے رکھتا تھا، پھر غسل کر اور نماز پڑھ۔'' (صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، حدیث: 334۔ سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحیضة تدع الصلاة، حدیث: 285)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 215

محدث فتویٰ